Regd No L. 5254

113

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اَز الفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ ——— الفضل لاہور

قیمت فی پرچہ ۱ ر

یوم — منگل

۲۴ شعبان ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ۲۸ شہادت ۱۳۳۳ھ ش ۲۸ اپریل ۱۹۵۴ء نمبر ۳۷

ہند چینی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اسے تقسیم کر دیا جائیگا؟

جنیوا ۲۷ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ حال ہی میں تین مغربی طاقتوں میں ہند چینی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اسے تقسیم کرنے کے امکانات پر غور کیا گیا بعض حلقوں کا خیال تھا کہ ہند چینی کے مسئلہ کی آخری صورت صرف یہ ہے کہ اسے تقسیم کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلے امریکہ اس کے خلاف تھا۔ لیکن اب وہ اس تجویز پر غور کر رہا ہے۔ فرانس اس کے خلاف ہے۔ لیکن برطانیہ شائد راضی ہو جائے۔ اور اس تجویز کو قبول کر لے۔ ادھر جنیوا میں آج فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو بیدو نے روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے بات چیت کی۔ یہ بات چیت ہند چینی کے متعلق تھی۔ آج وزرائے خارجہ کے نائبوں میں بھی ڈیڑھ گھنٹہ تک کانفرنس کے طریق کار کے متعلق بات چیت ہوئی۔

وزیر اعظم پاکستان کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ کرنے کے لئے کولمبو میں پنڈت نہرو سے بات چیت کریں گے

پاکستان تمام دنیا میں امن کے قیام کا خواہشمند ہے۔ کولمبو کے ہوائی اڈہ پر مسٹر محمد علی کی اخبار نویسوں سے بات چیت

کولمبو ۲۷ اپریل۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی جنوب مشرقی ایشیا کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آج کراچی سے کولمبو پہنچے۔ کولمبو کے ہوائی اڈہ پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ کرنے کے بارے میں کولمبو میں پنڈت نہرو سے بات چیت کروں گا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نہ صرف ہند چینی بلکہ تمام دنیا میں امن کے قیام کا خواہشمند ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ کولمبو کانفرنس میں اقتصادی، تجارتی اور تمدنی معاملات پر بات چیت کی جائے گی۔ روانگی سے پہلے کراچی کے ہوائی اڈہ پر آپ نے اخبار نویسوں کو ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اگر مسٹر نہرو آمادہ ہوئے تو میں کولمبو میں مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں ان سے بات چیت کروں گا۔ سوال میں کہا گیا تھا کہ کیا اس امر کا کوئی امکان ہے۔ کہ کولمبو میں آپ کی مسئلہ کشمیر کے بارے میں مسٹر نہرو سے کوئی بات چیت ہو۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جنوب مشرقی ایشیا کے وزراء اعظم کانفرنس میں شمالی اوقیانوس جیسے دفاعی ادارہ کی طرح کوئی ادارہ قائم کرنے پر غور کریں گے۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ اس کا دارومدار تو وزرائے اعظم پر ہے وہاں کے مسئلہ کے بارہ میں آپ نے کہا کہ اس گتھی کو سلجھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ کی ممبر سازی کے بارہ میں بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے میں نے حکم دیا ہے کہ میری کولمبو سے واپسی تک پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ کی ممبر سازی روک دی جائے۔ مسٹر محمد علی نے کراچی میں ہونے والی وزرائے اعظم کی کانفرنس کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ آپ ۳ مئی کو کراچی واپس پہنچ جائیں گے

پنجاب میں گندم اور گندم سے بنی ہوئی چیزوں کی قیمتیں

عنقریب گھٹا دی جائیں گی

لاہور ۲۷ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب میں گندم اور گندم سے بنی ہوئی چیزوں کی قیمتوں پر عنقریب نظر ثانی کی جائیگی۔ امید ہے کہ اس کے بعد گندم کی قیمت میں کمی کر دی جائے گی۔ مرکزی حکومت نے آج کراچی میں گندم اور گندم سے بنی ہوئی چیزوں کی قیمتیں گھٹا دی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں قدرتی طور پر پنجاب میں بھی قیمتیں گھٹانی پڑیں گی۔ حکومت پنجاب ۵۵-۱۹۵۴ء میں نو روپے چار آنے من کے حساب سے گندم فراہم کرے گی۔ اور سارا سال اسی قیمت پر خریدتی رہے گی . . . . وافر گندم پیدا ہونے کی وجہ سے تین لاکھ ٹن امریکی گندم کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ حکومت امریکہ نے پاکستان کو سات لاکھ ٹن گندم دینے کا وعدہ دیا تھا۔ جس میں سے چھ لاکھ دس ہزار ٹن گندم پہنچ چکی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو مزید تین لاکھ ٹن گندم دی جا سکتی ہے۔ لیکن مرکزی حکومت نے بہتر غذائی صورت حال کے پیش نظر اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

انڈونیشیا میں فوجی تحفظ کی کونسل

جکارتا ۲۷ اپریل۔ انڈونیشیا میں فوجی تحفظ کی ایک کونسل قائم کی گئی ہے۔ وزیر اعظم علی ساسترو امی جوجو اس کے صدر ہوں گے۔

آسٹریلیا میں روسی جاسوسوں کی موجودگی کے انکشافات پر شاہی کمیشن کا تقرر

سڈنی ۲۷ اپریل۔ کینبرا میں روسی سفارت خانے کے سابق تھرڈ سیکرٹری مسٹر پتروف نے جو انکشافات کئے ہیں۔ حکومت آسٹریلیا نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک شاہی کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ مسٹر پتروف نے انکشاف کیا تھا کہ روسی جاسوسوں نے ملک میں ایک جال بچھا رکھا ہے۔ تحقیقاتی کمیشن کو تحقیقات کے پورے اختیار دیئے گئے ہیں۔

ایرانی وزیر اعظم کے حق میں اعتماد کا ووٹ

تہران ۲۷ اپریل کل تہران میں سینٹ نے وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی کے حق میں اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا۔

آئندہ ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی میں زبردست اضافہ

لنڈن ۲۷ اپریل۔ کل لنڈن میں ایک سرکاری رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی میں جو اضافہ ہوگا وہ سنہ ۱۹۰۰ء کی کل آبادی کے برابر ہوگا۔

انڈونیشیا کی حکومت جاپانی باشندوں کو نئے ویزا نہیں دیگی

جکارتا ۲۷ اپریل۔ حکومت انڈونیشیا نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپانی باشندوں کو اس وقت تک نئے ویزا نہ دیئے جائیں۔ جب تک جاپان سے تاوان جنگ کا معاملہ طے نہ ہو جائے۔ نیز یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں مقیم جاپانی تاجروں کے قیام کی میعاد بھی بڑھائی نہیں جائے گی۔

دمشق ۲۷ اپریل شام کے ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے ایک گاؤں پر اسرائیل کے باشندوں نے حملہ کر کے دو شامی ہلاک اور ایک زخمی کر دیا۔

حکومت پاکستان نے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے بارہ میں قطعی پالیسی اختیار نہیں کی

کراچی ۲۷ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر نور احمد کے ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بتایا کہ کولمبو کانفرنس کا کوئی ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا۔ ایک اور سوال کے جواب میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے آئندہ جنگ میں ہائیڈروجن بم اور دوسرے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے بارہ میں کوئی قطعی پالیسی اختیار نہیں کی ہے۔

نہرو کولمبو روانہ ہو گئے

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو کولمبو کانفرنس میں شرکت کے لئے آج صبح نئی دہلی سے کولمبو روانہ ہو گئے۔

فلپائن اور جاپان کی بات چیت ناکام ہو گئی

منیلا ۲۷ اپریل۔ آج منیلا میں فلپائن اور جاپان کے درمیان تاوان جنگ ادا کرنے کی بات چیت ناکام ہو گئی۔ بات چیت کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے مطالبات پر اڑا ہوا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر : روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

تین وقت

عن عقبۃ بن عامرٍ قال ثلاث ساعاتٍ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃً حتّٰی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتّٰی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (مسلم)

ترجمہ:- عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ تین وقت ایسے ہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں منع فرماتے تھے کہ ہم نماز ادا کریں۔ یا اپنی میّت کو دفن کریں۔ ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہو۔ یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرے جب عین دوپہر ہو۔ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ تیسرے جب سورج غروب ہو رہا ہو۔ یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک سے ہمدردی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:-

"میری تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہونچ جائے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اسکو فائدہ پہونچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اسکے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے"۔

مجالس خدام الاحمدیہ

توجہ کریں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بیرونی مجالس کی بہبودی اور فراہمی چندہ جات کے لئے انسپکٹران کو بھجوایا جاتا ہے۔ مگر بعض مجالس ان سے پورا پورا تعاون نہیں کرتیں۔ جن کی وجہ سے انسپکٹران شکایت کرتے ہیں۔

بذریعہ اعلان ہذا جملہ قائدین و زعماء مجالس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ انسپکٹران مرکزیہ جن جن مجالس میں جائیں۔ ان مجالس کے قائدین و زعماء ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور وصول شدہ چندہ جات مجلس کی رقوم باخذ رسیدات ان کے حوالہ کر دیا کریں اور بقایا جات کی وصولی میں بھی مدد کیا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالےٰ کا فرمان

حرام مال نہ کھاؤ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا ط وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا ۝ (النساء رکوع ۵)

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔ سوائے اس کے کہ تمہاری رضامندی سے تجارت ہو۔ اور اپنے تئیں ہلاک نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اگر تم بڑے گناہوں سے جو سے کہ تمہیں روکا جاتا ہے بچوگے۔ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں دور کر دیں گے۔ اور تمہیں عزت والے گھر میں داخل کریں گے۔

ضروری اعلان

بابت

تفسیر کبیر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ

مجلس مشاورت کے ایام میں کوئی صاحب تفسیر کبیر کی تین جلدیں میرے دفتر میں مجھے پہنچانے کے لئے دے گئے تھے۔

جن کا نام اور پتہ دفتر معلوم نہ کر سکا۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست یہ کتب دے گئے ہوں۔ وہ اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرمادیں۔ اور یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ یہ کتب کس نے اور کس غرض کے لئے مجھے بھجوائی ہیں۔ کتابوں پر محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری کا نام لکھا ہوا ہے۔ (مرزا بشیر احمد ربوہ)

رمضان المبارک میں درس القرآن کا انتظام ضرور کیا جائے

"رمضان المبارک قریب آرہا ہے اس مبارک مہینہ میں تمام احباب کو زیادہ سے زیادہ تقویٰ محبت الہٰی، عبادت اور قرآن کریم کی درس و تدریس پر بہت زیادہ زور دیکر روحانیت میں ترقی کرنا چاہیئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے اس وقت تک قادیان اور ربوہ میں اجتماعی طور پر قرآن کریم کا درس ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ اسدفعہ بھی مرکزی مسجد مبارک ربوہ میں اجتماعی درس چار بجے شام سے لے کر ساڑھے پانچ بجے شام تک ہوا کرے گا۔ چونکہ بیرونی جماعتوں کے دوست اپنے مخصوص حالات کی بناء پر مرکز میں ہونے والے درس میں شمولیت اختیار نہیں کر سکتے لہذا انہیں چاہیئے کہ وہ بھی مقامی طور پر اپنے ہاں قرآن کریم کی تلاوت اور عام فہم ترجمہ کا اعادہ فرمائیں۔ جماعتوں کے اہل علم احباب کو چاہیئے کہ اجتماعی طور پر قرآن کریم کے درس کا انتظام کریں۔ اور جو جماعتیں قلیل تعداد میں ہوں یا انہیں قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے دوست نہ ہوں تو انہیں بھی اس ثواب میں شریک ہو کر قرآن کریم کی برکات سے مستفید ہونا چاہیئے ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے میں سے کسی عالم کو مقرر کر لیں۔ جو انہیں قرآن کریم مترجم سے ترجمہ پڑھکر سنائے اور اس طرح روزانہ کم سے کم وقت میں ایک پارہ یا کم و بیش حسب حالات ترجمہ سنایا جا سکتا ہے۔ چونکہ اسدفعہ بھی روزے گرمی کے موسم میں آرہے ہیں لہذا درس دینے والوں پر وقت کا خیال اور پابندی ضروری ہے۔ درس پر زیادہ سے زیادہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ہی صرف ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ وقت سامعین کے لئے ملال کا موجب بن سکتا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مبلغین کے نام پر ہدایت جاری ہو چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے مرکز میں قرآن پاک کے درس کا انتظام کریں۔ لہذا سکرٹریان تعلیم و تربیت امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ مبلغین کرام سے تعاون فرما کر زیادہ سے زیادہ دوستوں کو درس میں شامل کرنے کی کوشش فرمادیں۔"

انیس ۱۹ سالہ فہرست سے کسی مجاہد کا نام رہ نہ جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بھی ہے کہ تحریک جدید کے دور اول کے کسی مجاہد کا نام "انیس سالہ فہرست" سے رہ نہ جائے "دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کی بھی یہی جدوجہد ہے۔ مگر اس کے لئے دفتر اول کے شاندار قربانیاں کرنیوالے مخلصین سے یہ گذارش ہے۔

(۱) جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ اور ان کو بقایا کی اطلاع مل چکی ہے۔ وہ دفتر کو جلد سے جلد اپنا بقایا ادا کر کے نام فہرست میں درج کروالیں۔ بعض احباب ایسے ہیں کہ بقایا کا علم کر کے انہوں نے ایسی چپ سادھ لی۔ کہ گویا ان کے ذمہ بقایا ہے ہی نہیں۔ حالانکہ ریکارڈ میں بقایا لکھا ہوا ہے۔ ان کا نام فہرست میں بوجہ بقایا ہونے کے نہ آ سکے گا۔ پس ایسے بقایادار توجہ کر کے اپنا بقایا ادا کریں۔ تا ان کا نام فہرست سے کٹ نہ جائے۔

(۲) دفتر میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ خط اپنی تسلی کر لیں کہ آپ کا نام فہرست میں لکھا گیا ہے۔ معلوم کرنے کے لئے آپ بتائیں کہ دسویں سال کا چندہ کہاں سے ادا کیا تھا۔ کیونکہ دسویں سال کے رجسٹر پر دس سالہ مکمل حساب درج ہے۔ جس پر حضور کا دستخطی سرٹیفکیٹ ارسال کیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ سے سال ۱۹ تک کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ تا آپ کو آپ کے حساب کی فوری اطلاع دی جا سکے۔

(۳) پاکستان۔ اور بیرونی ممالک کی تمام جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اس اعلان پر فوری توجہ فرمادیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ انیس ۱۹ سالہ فہرست تیار کر رہا ہے اس کا خاصہ حصہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تیار ہو گیا ہے۔ پس دوست اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں جلد درج کروالیں۔ اور جو پورے ادا کر چکے ہیں وہ بھی اپنی تسلی کر لیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء

اشتراکیت اور سرمایہ داری

جرجی مالنکوف سوویٹ روس کے وزیر اعظم نے "سپریم سوویٹ" میں ایک غیر متوقع متحیر کن تقریر میں فرمایا ہے کہ روس کا عقیدہ ہے۔ کہ اشتراکیت اور سرمایہ داری ساتھ ساتھ زندہ رہ سکتی ہیں۔ اور دونوں سلسلوں میں زیادہ سے زیادہ تجارت کی جا سکتی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ امن پسند دل کی کوششوں سے عالمی کھچاؤ میں کسی قدر متعین کمی ہوئی ہے۔ انہوں نے یورپی دفاعی برادری پر بھی حملے کئے اور کہا۔ کہ اس کا مقصد جرمن عسکریت کا احیا ہے۔

پوری تقریر کا متن تو ہمارے سامنے نہیں۔ لیکن اگر رائٹر کی اس ملخص خبر کو دیکھا جائے۔ تو اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ کہ روس کا یورپ یا اتحادی اقوام کے ساتھ تجارت کے مسدود ہونے کا احساس کافی شدت اختیار کر گیا ہے۔ اور وہ اس کے لئے اشتراکیت اور اتحادی اقوام کے سرمایہ دارانہ نظام کے باہم متضاد نظریات کے درمیان کوئی معتدل مخرج تلاش کرنے کی طرف مائل ہو رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگرچہ روس نے اپنے لٹریچر کے ذریعہ بہت سے مغربی اور مشرقی ممالک میں نظریہ اشتراکیت کے حامی پیدا کر لئے ہیں۔ مگر ایک حد تک پہنچ کر اس کا یہ نفوذ رک گیا ہے۔ جس کی وجہ خاصکر امریکہ کی انسدادی سرگرمیاں سمجھی جا سکتی ہیں۔ جو وہ برطانیہ اور دوسری سرمایہ دارانہ جمہوریتوں کے ساتھ مل کر کر رہا ہے۔ اور اپنی بے پناہ مادی طاقت کی وجہ سے جس میں اس کو اتنی کامیابی ہوئی ہے۔ کہ آخر روس کو بھی اس کا لوہا ماننا پڑا ہے۔

روس اور اس کے براہِ راست زیر اثر ممالک مثلاً مشرقی یورپ کی ریاستوں اور چین کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ اتحادی اقوام سے تجارتی لحاظ سے بالکل کٹ گئی ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان ممالک میں نہ صرف اسلحہ اور دیگر فوجی سامان نہ بھیجنے کے پروگرام پر پورا پورا عمل ہو رہا ہے۔ بلکہ دوسری ضروری اشیاء جن کا کسی ملک کی اقتصادی حالت پر اثر پڑ سکتا ہے کی تجارت بھی مسدود ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ روس اور اس کے حامی ممالک کو اس سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور ان کی معیشت ضیق کے درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ مگر دوسری طرف یورپ کے ایسے ممالک کو بھی اور مشرق کے بعض ممالک مثلاً جاپان کو بھی اس سے بے حد اقتصادی نقصان پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ ان کا صنعتی اور تجارتی مال روس اور اس کے حامی ممالک کی منڈیوں میں جس کا رقبہ تمام دنیا کے رقبہ سے ⅙ یا ⅕ ہے نہیں کھپ سکتا۔

یہ حالت خاصکر اس لئے بھی اتحادیوں کو ناگوار محسوس ہوئی ہے۔ کہ جرمنی اور جاپان نے جنگ عالمگیر دوم کے بعد صنعت و حرفت کی پیداوار میں پھر بہت زیادہ ترقی حاصل کر لی ہے۔ اور ایسی پیداوار کو کھپانے کے لئے دنیا کی موجودہ آزاد منڈیاں کافی نہیں ہیں۔ اگر ان ممالک کی منڈیاں بھی کھل جائیں جو روس کے زیر اثر ہیں۔ تو اپنا مال کھپانے کے راستے ان کے لئے وسیع تر ہو جائیں گے۔ اور اس کی وجہ سے اتحادی اقوام کے اقتصادیات میں جو کھچاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ کم ہو جائے گا۔

الغرض دونوں متضاد اور متحارب بلاک اس تجارتی ضیق سے متاثر ہیں۔ اور دونوں کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ یہی ہے۔ کہ دونوں میں تجارتی تعلقات وسیع تر ہو جائیں۔ اور ہمارے خیال میں جنگ کے بعد سے دونوں بلاکوں میں جو کھچاؤ چلا آتا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے یہ ایک قدرتی علاج کا ابتدائی قدم ہے۔ جس کی ضرورت دونوں طرف اب یکساں طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک اچھی علامت ہے اس امر کی کہ ممکن ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ دونوں کے درمیان جو شبہات اور بد اعتمادی کی فولادی دیوار حائل ہو گئی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کو تباہی کا خطرہ لگ رہا ہے۔ وہ بالآخر پگھلنی شروع ہو جائے۔ اور تمام دنیا میں امن امان کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ دونوں بلاکوں میں صرف باہمی تجارتی تعلقات قائم ہونے سے دنیا کے امن کی ضمانت ہو جائیگی۔ اگرچہ اس کو ہم اس کا ابتدائی قدم خیال کر سکتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک بعض طاقتور اقوام دوسری کمزور اقوام پر اپنی فوجی یا اقتصادی فوقیت قائم رکھنے کی خواہشات کو ترک نہ کر دیں گی۔ اور کمزور قوموں کی لوٹ کھسوٹ کا رویہ نہ بدل لیں گی کیونکہ جب تک بڑی اقوام کی یہ ذہنیت قائم رہیگی۔ اس وقت تک بڑی بڑی طاقتوں میں باہمی تصادم اور دنیا کی عالمگیر تباہی کا خطرہ حقیقی طور پر ختم نہیں ہو سکتا۔ آج اگر روسی بلاک اور اتحادی بلاک اپنے اپنے ذاتی نقصانات کی وجہ سے تجارت کو دونوں کے درمیان وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ تو ممکن ہی نہیں۔ بلکہ بہت اغلب ہے۔ کہ کل کو یہی جذبات دونوں کو از سر نو باہم گتھم گتھا ہونے پر آمادہ کر دیں۔

ہم نے جو کہا ہے۔ کہ یہ اغلب ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ دونوں بلاک باہمی تجارتی وسعت محض اپنے نفع و نقصان کے پیش نظر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے پیش نظر محض اقتصادی فوائد ہیں۔ جو وہ دونوں اس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ دراصل یہ بات اس باہمی رقابت کا پتہ دیتی ہے۔ جو صرف دونوں بلاکوں میں ہی نہیں۔ بلکہ دونوں بلاکوں میں شامل مختلف مادی لحاظ سے طاقتور اقوام میں اندرونی طور پر بھی موجود ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دوسروں کو محروم کر کے خود دنیا کی تمام پیداوار پر اپنا قبضہ جمانے کی حرص و ہوا کا شکار ہیں۔ اس لئے دونوں میں جو تجارتی اتحاد قائم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ محض عارضی اور مصنوعی ہے نہ کہ پائیدار اور حقیقی دونوں بلاکوں میں جو نظریاتی خلیج حائل ہے۔ جب تک اس کو کسی صورت پر نہ کیا جائے۔ یہ اتحاد محض عارضی اور مصنوعی ہی رہے گا۔ خاصکر جب تک اشتراکی نظریہ میں یہ امر بھی شامل رہے گا۔ کہ پرولتاریہ کو ملک کے اقتدار پر بالجبر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ تجارتی تعلقات کی وسعت کے ساتھ تو روس کو جمہوری ممالک میں اپنا مخصوص پراپیگنڈا کرنے کے مواقع بھی یقیناً بڑھ جائیں گے۔ اور ہو نہیں سکتا۔ کہ امریکہ اور دوسرے اتحادی ممالک اس امکان کو بالکل نظر انداز کر دیں گے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو ان کی اپنی ہستی معرضِ خطر میں پڑ جائیگی اور اب جبکہ باوجود پابندیوں کے روسی نظریات ہر ملک میں اپنا نفوذ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے مواقع کے استعمال سے تو اس میں کئی گنا طاقت پیدا ہو جائیگی۔ جس کو سنبھالنا امریکہ یا برطانیہ کے لئے باوجود مادی طاقت کے انباروں کے ناممکن ہو جائے گا۔

اشتراکی نظریہ زندگی میں ڈرنے کی چیز وہ حالت نہیں ہے۔ جو اشتراکیت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ جو بات خطرناک ہے وہ اشتراکیت کا وہ جبریہ طریق کار ہے۔ جس سے وہ پرولتاریہ کو ملکی اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ فساد کی جڑ ہے۔ اور مالنکوف کا یہ کہنا کہ امن پسندوں کی کوششوں سے عالمی کھچاؤ میں کمی ہو گئی ہے۔ اس وقت تک بے بنیاد ہے۔ جب تک اشتراکی نظریہ سے اس جبریہ شق کو محذوف نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ وہ چیز ہے۔ جو بڑی طاقتوں کے چھوٹی اور کمزور قوموں کی لوٹ کھسوٹ سے بھی کہیں زیادہ امنِ عالم کو برباد کرنے والی ہے۔

اگر اشتراکی نظریہ کے مطابق تمام دنیا کے افراد کی مادی ضروریات کے بارہ میں تسکین و تسلی ہو سکتی ہے۔ تو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ مگر قطع نظر اس کے کہ یہ مقصد ناممکن الحصول ہے۔ اشتراکیت صرف اسی وجہ سے ہی قابل نفرت ہے۔ کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ خون و خرابہ اور فتنہ و فساد کے منبع جبر و اکراہ کی معتقد ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے . . . . جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے . . . . سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔

ضروری اطلاع

مئی میں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ احباب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں روزے رکھیں گے اور بھوک اور پیاس کی صعوبت برداشت کریں گے۔ لیکن روزہ کی اصل روح عرفان الٰہی کے حصول کے لئے کما حقہ سعی کرنا ہے جس کا ذریعہ قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے۔ اس بارہ میں سہولت پیدا کرنے کے لئے نظارت ہذا جملہ مبلغین سلسلہ کو ہدایت کر رہی ہے۔ کہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں درس القرآن کا انتظام کریں۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ درس میں نہ صرف خود بالالتزام شریک ہوں گے بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی شامل کریں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قیام کا اصل مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود سورہ "الانشقاق" کی آیت

یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحًا فملقیہ.

(ترجمہ :۔ اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے۔ (اور) پھر اس سے ملنے والا ہے)

کی تفسیر کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں :۔

" اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رستے کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس غرض کے لیے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ کہ اسکی ہڈیوں تک اثر پہنچ جاتا ہے۔ جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ لقائے الٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب انہیں ایمان نصیب ہو گیا۔ تو کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کی باتوں کا مزہ لے لینے اور نماز روزہ وغیرہ ادا کر لینے سے ہی ان کی روحانیت کامل ہو جائے گی۔ حالانکہ روحانیت کامل ہوتی ہے اس غم کی وجہ سے جو عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کے اثر سے انسان کی ہڈیاں تک گھل جاتی ہیں۔ جب تک انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ رغبت پیدا نہ ہو۔ یہ غم پیدا نہ ہو۔ یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ملاقیہ کا مقام اسے میسر نہیں آسکتا۔ باقی نماز پڑھ لینا یا روزے رکھ کر یہ سمجھ لینا کہ میں نے بڑی مشقت برداشت کر لی ہے۔ ایسی باتیں نہیں ہیں جو کدح میں شامل ہوں۔ اس سے بہت زیادہ مشقت طلب کام لوگ کرتے ہیں۔ چوڑھوں کو دیکھ لو۔ وہ کتنی محنت کرتے ہیں۔ دھوبیوں کو دیکھ لو۔ وہ کس قدر مشقت کا کام کرتے ہیں۔ سقوں کو دیکھ لو۔ وہ کس قدر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا۔ کہ اس کام سے ان کی ہڈیاں گھلنی شروع ہو جائیں۔ کام کا جتنا اثر ہوتا ہے۔ صرف جسم پر ہوتا ہے۔ جو کچھ دیر کے بعد زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کادح کا لفظ استعمال فرماتا ہے۔ اور کدح اس بات کو کہتے ہیں۔ کہ انسان ایسا عمل کرے۔ کہ یوں معلوم ہو۔ کہ اسکی صحت بگڑ جائیگی۔ اس کی ہڈیاں گھل جائیں گی۔ اور اس کا جسم تباہ ہو جائیگا۔ جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے۔ تب اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو اس غرض کے لیے قائم کیا ہے۔ کہ وہ محنت کریں۔ اور مشقت طلب کاموں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔ جب تک انسان اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے نہیں بچاتا۔ اسے خدا نہیں مل سکتا۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ جماعت میں مشقت طلب کاموں کی عادت پیدا ہو۔ اور ہر فرد کسی نہ کسی کام میں مشغول رہے۔ پس یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحًا فملاقیہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک ہر انسان اپنے آپ کو کام کرتے کرتے فنا نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک قومی طور پر خدا نظر نہیں آسکتا۔ انفرادی طور پر بے شک کدح کے بعد انسان کو لقائے الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر قومی طور پر اس وقت لقاء الٰہی کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ جب قوم کا ہر فرد اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے۔

دنیا میں لقائے الٰہی دو طرح حاصل ہوتا ہے۔ ایک فردی طور پر اور ایک قومی طور پر۔ اگر قوم تباہ بھی ہو چکی ہو۔ تب بھی فردی طور پر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل باوجود اس کے کہ مسلمان قومی طور پر تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ان میں بعض بزرگ پائے جاتے تھے۔ مثلاً حضرت عبداللہ غزنوی کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ وہ بزرگ انسان تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے حضرت مجدد صاحب بریلوی رح یا حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رح اور اسی طرح بعض اور بزرگ گذرے ہیں۔ مگر یہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے چند نفوس تھے۔ جو خدا تعالیٰ سے ملے۔ ورنہ ان کے زمانہ میں قومی طور پر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے چہرہ کو نہیں دیکھا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحًا فملاقیہ

اے جماعت مومنین کے ہر فرد! تم میں سے ہر شخص کو اس راستہ میں اپنے آپ کو فنا کر دینا پڑے گا۔ تب تمہیں قومی طور پر خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آئے گا۔ اور اس کے لقاء کی نعمت تمہیں میسر آئے گی۔ اور یہی نعمت حقیقی نعمت ہوتی ہے۔ ورنہ انفرادی طور پر تو ہر زمانہ میں لوگ خدا تعالیٰ کو پاتے رہتے ہیں۔ . . .

. . . لیکن انفرادی طور پر خدا تعالیٰ کو پانے سے قوم کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ قومی طور پر اسی وقت خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور قوم کا ہر فرد خدا تعالیٰ کا چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ جب ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں میں فنا کر دیتا ہے۔ اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا۔ جب تک اس نعمت عظمیٰ کو حاصل نہیں کر لیتا۔"

(مرسلہ خدا بخش)

رشوت اور ہڑتال کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔" (البدر یکم نومبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمان کے ماتحت نظارت ہذا نے سود اور تصویر کشی کے متعلق تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک نوٹ "المصلح" میں شائع کیا تھا۔ آج کی صحبت میں رشوت اور ہڑتال کے متعلق عرض کیا جاتا ہے۔ ان مسائل کے نہ جاننے کی وجہ سے بہت سے لوگ نقصان برداشت کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام ہر قسم کے نقصان سے محفوظ کرتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق عمل کرے۔

رشوت دینا :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جاویں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی۔ بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فرمایا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

رشوت اور ھدیہ میں فرق :۔ رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے۔ رشوت وہ مال ہے۔ کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جائے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے۔ اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی۔ تو اس کو جو دیا جائیگا۔ وہ اسکی محنت کا معاوضہ ہے۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵۱)

رشوت کے مال سے عمارت :۔ ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ اگر ایک شخص تائب ہو تو اس کے پاس جو اول جائیداد رشوت وغیرہ سے عمارت بنائی ہو۔ اس کا کیا حکم ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ شریعت کا حکم ہے۔ کہ توبہ کرے۔ تو جس جس کا وہ حق ہے۔ وہ اس کو پہنچایا جائے۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵۰)

رشوت کا مال :۔ سوال :۔ رشوت ستانی سے اگر کسی نے مال جمع کیا ہوا ہو۔ اور پھر وہ اس سے توبہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔ جواب :۔ ایسا مال جو رشوت ستانی سے لیا گیا ہے۔ جب توبہ کرے۔ تو اس مال کو ان لوگوں کو جن سے لیا ہے۔ واپس کرے۔ اور اگر پتہ نہ لگے۔ تو پھر اسے صدقہ و خیرات کر دے۔ (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

ھڑتال کے متعلق :۔ سوال :۔ ذکر تھا۔ کہ سیالکوٹ کے تجار نے بسبب محصول چونگی میں زیادتی کے دکانیں بند کر دی تھیں۔ اور چند روز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھول دیں۔

جواب : فرمایا۔ اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے لحاظ سے بھی جب کبھی قحط پڑتا ہے۔ تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں۔ تو اس وقت کیوں دکانیں بند نہیں کر دیتے۔ (البدر ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء)

موجودہ وقت میں بھی جبکہ ہمارے ملک میں اسلامی مملکت قائم ہے۔ کئی لوگ اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسے خلاف شرع طریق ہڑتال وغیرہ کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ جو حکومت کی پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کہ اے لوگو! اللہ اور رسولؐ اور حکومتِ وقت کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ مگر یہاں حکومت کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ بعض لوگ بھوک ہڑتال کرتے ہیں۔ تاکہ ان کا مطالبہ منظور ہو جائے۔ اور ایسا کرنے سے خودکشی کی دھمکی دی جاتی ہے۔ جو اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال وغیرہ کے طریق کی بجائے اگر معقولیت اور سنجیدگی سے افسران کے سامنے مطالبات رکھے جائیں۔ تو یہ بہتر طریق ہے۔ اور جائز بھی ہے۔ بمثل ھذا فلیعمل العاملون۔۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے لبارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(بشیر احمد کارکن الفضل)

115

مسٹر دولتانہ کی تقریروں اور پنجاب مسلم لیگ کی قراردادوں سے

صدر پاکستان مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین مشکل میں پڑ گئے تھے

تحقیقاتی رپورٹ کا پانچواں باب

ممدوٹ وزارت کی برطرفی کے بعد جن دنوں دفعہ ۹۲ الف نافذ تھی۔ میاں عبدالباری نے مسلم لیگ کے بعض رہنماؤں کو گورنر کے مشیر کی حیثیت سے نامزد کیا اس طرح صوبائی حکومت کی ذمہ داری اگرچہ گورنر پر تھی جو گورنر جنرل کی طرف سے برسر پیکار تھے۔ تاہم وہ اسی طریق پر کام کر رہے تھے جس پر عوامی وزارت کے برسر اقتدار ہونے کے زمانے میں کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے مشیروں کی وہی پوزیشن تھی۔ جو وزیروں کی ہوا کرتی ہے۔ امن وقانون اور نظم وضبط کے مشیر ملک محمد انور تھے۔ جو اس عہدے پر ۹ نومبر ۱۹۴۹ء سے ۴ ؍جولائی ۱۹۵۱ء تک فائز رہے۔

اگرچہ مسٹر دولتانہ کے یکم اپریل ۱۹۵۲ء کے اخباری بیان اور اس کے مطابق ۳ ؍اپریل ۱۹۵۲ء کو ماتحت لیگی تنظیموں کو جو ہدایات بھیجی گئیں۔ ان میں مسلم لیگی کارکنوں کو مسلم لیگ کے سوا دوسری جماعتوں کی جلسوں کی صدارت کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اور انہیں ہدایت کر دی گئی تھی۔ کہ وہ باشندگان پاکستان کے مختلف گروہوں میں بیگانگی یا دشمنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں کوئی حصہ نہ لیں۔ تاہم لیگ کی کسی تنظیم نے ان ہدایات کا یہ مطلب نہ سمجھا کہ اس کے کارکنوں کو تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھی حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ ان ہدایات سے خالص معاشری یا غیر سیاسی سرگرمیوں کو مستثنےٰ قرار دیا گیا تھا۔ اور ہر چند یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ لفظ "سیاسی" کو مبہم سے معنے نہ دیئے جائیں۔ تاہم متعدد اضلاع میں مسلم لیگ کے کارکنوں نے کھلے دل سے اور پوری طرح تحریک تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ اس ہدایت کو بھی پوری وقعت نہیں دی گئی۔ کہ مسلم لیگی کارکن باشندگان پاکستان کے مختلف گروہوں میں بے گانگی یا دشمنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیگ کے ارکان اور عہدیدار اور لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے ایم۔ ایل۔ اے اس تحریک کی حمایت میں آزادانہ طور پر حصہ لینے لگے۔ یہ سرگرمیاں اگر کبھی صوبہ لیگ کے علم میں کبھی آئی بھی ہوں۔ تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور بعض لیگی کارکنوں نے اسبارے میں صوبائی تنظیم سے کبھی استفسار بھی کیا تو اس کا کوئی قطعی جواب نہیں دیا گیا۔ گوجرانوالہ کی شہری مسلم لیگ نے ۱۷ ؍جولائی ۱۹۵۲ء کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی تھی۔ کہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اس قرارداد میں ماجد پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان احکام کو "مداخلت فی الدین" قرار دیا گیا تھا۔ اور حکومت سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ نہ صرف ان احکام کو منسوخ کرے بلکہ ان تمام مقدمات کو واپس لے جو ان احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں چل رہے ہیں شہری مسلم لیگ گوجرانوالہ کی اس قرارداد کے بعد شہری مسلم لیگ سرگودھا نے ۲۰ ؍جولائی کو یہ قرارداد منظور کی کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس قرارداد میں صوبہ مسلم لیگ اور کل پاکستان مسلم لیگ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ حکومت سے یہ فیصلہ کرانے کے لئے عملی قدم اٹھائے شہری مسلم لیگ کاموںکے نے بھی ایک ایسی ہی قرارداد منظور کی جس میں قادیانیوں کو لیگ کی رکنیت کے نااہل قرار دیا۔ اور لیگ سے ان کے اخراج کا مطالبہ کیا۔

صوبہ لیگ کی قرارداد

صوبائی مجلس عاملہ نے صوبہ مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ۲۶ اور ۲۷ ؍جولائی ۱۹۵۲ء کو پیش کرنے کے لئے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر مسلسل جو قراردادیں مرتب کیں۔ ان سے یہ سرکردہ لیگی کارکن متعلق تھے:۔ (۱) قاضی مرید احمد ایم۔ ایل۔ اے، کونسلر پنجاب مسلم لیگ (۲) صاحبزادہ محمود شاہ، گجرات کونسلر پنجاب مسلم لیگ (۳) محمد اسلام الدین ایم ایل۔ اے (۴) مولانا سید احمد سعید کاظمی رکن صوبہ مسلم لیگ کونسل (۵) خواجہ عبدالحکیم صدیقی صدر شہری مسلم لیگ ملتان (۶) صوفی محمد عبدالغفور لدھیانوی، آنریری سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ و کونسلر پنجاب مسلم لیگ اور (۷) محمد ابراہیم قریشی جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ جھنگ و کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔ ان قراردادوں کا مطالعہ صدر مسٹر دولتانہ اور دوسرے عہدیداروں نے کیا۔ اور اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ کونسل کے دوسرے اجلاس میں ۲۷ ؍جولائی کو جو قرارداد پیش ہوئی اسے کس نے مرتب یا تجویز کیا تاہم مسٹر دولتانہ کے اس کی پوری ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ یہ قرارداد آٹھ کے مقابلے میں ۲۸ کی غالب اکثریت سے منظور ہوئی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ مسئلہ ختم نبوت پر مسلمانوں اور قادیانیوں کے اختلافات بنیادی نوعیت کے ہیں اور انہی کی بناء پر یہ تجویز پیش کی گئی کہ قادیانیوں کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا یہ تجویز ایک حد تک مسلمانوں کے اس ردعمل کی آئینہ دار ہے۔ جو مذہبی معاملات اور شہری اور معاشرتی زندگی کے دوسرے دوائر میں قادیانیوں کی علیحدگی پسندگی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ تجویز ایسے اہم اور نازک آئینی اور قانونی مسائل سے تعلق رکھتی ہے۔ جو بڑے گہرے غور وخوض کے محتاج ہیں۔ اور جنہیں پاکستان کی مجلس دستور ساز کی تجربہ کارانہ قیادت اور قوت فیصلہ پر پورے اعتماد سے چھوڑا جاتا ہے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ اس دوران میں مسلم لیگ کے ہر کارکن کو امن وامان کی وہ فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کا ہونا بنیادی آئینی پالیسی پر اثر انداز ہونے والے سوچے سمجھے فیصلوں کے لئے ناگزیر ہے۔ قرارداد میں کونسل نے اس اصول کی بڑی سختی سے پابند اور پیرو ہونے کا یقین دلایا کہ مسلمانان پاکستان کا جمہوری ہی نہیں، مذہبی فریضہ بھی یہی ہے کہ اس ملک کے باشندوں کی جان ومال اور آبرو کی وہ بلاامتیاز مذہب وملت حفاظت کریں گے۔

دولتانہ کا نظریہ

اس قرارداد میں جو خیال کارفرما ہے اس کی وضاحت مسٹر دولتانہ پسرور کے مقام پر سیالکوٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس میں پہلے کر چکے تھے۔ اور قرارداد کی منظوری کے بعد بھی انہوں ۳۰ ؍اگست کو لاہور میں حضوری باغ کے مقام پر اور ۱۳ ؍ستمبر کو راولپنڈی میں تقریر کے دوران میں کی تھی۔ ان میں سے ہر تقریر میں مسٹر دولتانہ نے ختم نبوت پر اپنے اور تمام مسلمانوں کے ایمان پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس عقیدے کو نہ ماننے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں اور اس پر جو مطالبات مبنی ہیں۔ ان کی نوعیت کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ مطالبات آئینی ہیں۔ اور مرکز ہی ان کے بارے میں کچھ کر سکتا ہے۔ البتہ ان تقریروں میں مسٹر دولتانہ نے اس امر پر زور دیا تھا کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو جان، مال اور آبرو کا تحفظ حاصل کرنے کا پورا حق ہے۔ الفاظ کے ذریعہ سے جس قدر واضح اور غیر مبہم طور پر قرارداد اور ان تقریروں میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ اور خود مسٹر دولتانہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے۔ یہی نتیجہ ہے جو مسٹر دولتانہ کی حضوری باغ والی تقریر سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو محل نظر اور موضوع بحث قرار دینا بھی کفر کے مترادف ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے ایمان کا جزو ہونے کی حیثیت سے بحث واستدلال سے بلند اور ماوراء ہے۔ قادیانی اپنے علیحدگی پسند رجحانات کے باعث خود ہی ان شدید جذبات کے ذمہ دار ہیں۔ جو ان کے خلاف پیدا ہو گئے ہیں راولپنڈی میں انہوں نے جو تقریر کی اس سے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ ۲۵ ؍اکتوبر کو نظام آباد میں ہونے والی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس میں انہوں نے جو تقریر کی۔ اس میں ایک درپردہ اشارہ تھا کہ بعض افراد مسلمانوں میں افتراق کا بیج بو رہے ہیں۔ ایسے لوگ اسلامی اتحاد ہی کو نہیں پاکستان کی سالمیت کو بھی پارہ پارہ کر رہے ہیں لیکن مسٹر دولتانہ نے اس سے قبل جو تقریریں کی تھیں۔ انہیں پیش نظر رکھا جائے تو یہ اشارہ مسلمانوں اور احمدیوں کے اختلافات کی طرف نہیں تھا۔ کیونکہ احمدی تو ان کی سابقہ تقریروں کے مطابق واضح طور پر دائرۂ اسلام سے خارج تھے قرارداد اور تقریروں میں دوسرا نکتہ یہ پیش کیا گیا۔ کہ احمدیوں کے متعلق مطالبات کی نوعیت بنیادی طور پر آئینی ہے۔ اسلئے مرکزی ادارے یا ارباب اقتدار یعنی کل پاکستان مسلم لیگ مرکزی حکومت اور مجلس دستور ساز ہی ان کے بارے میں کچھ کہہ سکتی ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے صورت حال کے متعلق جو بیان دیا۔ اس کی پیچیدگیوں کا انہیں لازما اچھی طرح احساس ہوگا۔ قرارداد اور ان کی تقریروں میں جو الفاظ استعمال ہوئے۔ اور جو اسلوب بیان اختیار کیا گیا۔ ان میں اس بات کا اظہار بڑی وضاحت سے ہوا ہے کہ نظم وضبط کے پہلو کے سوا صوبہ کا ان مطالبات سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان مطالبات پر مرکز ہی غور کر سکتا ہے اور وہی ان کو تسلیم کرانے کے لئے ضروری قدم اٹھا سکتا ہے۔ اس کے بعد کوئی شخص یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا کہ احمدی ایک علیحدہ گروہ نہیں ہیں یا دائرہ اسلام میں شامل ہیں۔ ان الفاظ کی روشنی میں کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدیوں کے خلاف مطالبات ناجائز بے بنیاد ہیں۔ اسلئے ان کو مسترد کر دینا چاہیئے۔

ناظم الدین کی مشکل

ان تقریروں، بیانات اور قراردادوں سے صدر پاکستان مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین مشکل میں پڑ گئے جب ان مطالبات کو

اگر مطالبات تسلیم کر لئے جاتے تو اس سے یقیناً پاکستان کی بدنامی ہوتی اور دنیا بھر میں اس دعوے کی تضحیک ہوتی کہ پاکستان ایک ترقی پسند جمہوریہ ہے

وزرو گئے۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں تمام مطالبات و احتجاجات مرکز کو لے جانے تھے۔ اور ان مطالبات کو تسلیم کرنے یا ان کی حمایت میں جو سرگرمیاں مخفی تھیں وہ مرکزی حکام یعنی وزیر اعظم پاکستان اور کل پاکستان مسلم لیگ بالخصوص خواجہ ناظم الدین کے خلاف ہوتی تھیں جو اگر چاہتے تو ان مطالبات کو پارٹی کے اجلاس میں تسلیم کرا کے مجلس دستور ساز میں منظور کرا سکتے تھے۔ چنانچہ حالات نے وہی راہ اختیار کی جو طے شدہ تھی اور خواجہ ناظم الدین کو یہ احساس ہونے لگا کہ وہ ایک مشکل پوزیشن میں الجھ گئے ہیں۔ ایک ایسی پوزیشن جس میں کہ اگر مطالبات صوبائی حکومت سے متعلق ہوتے تو خود مسترد ہو جاتے نہ بھی اپنے آپکو مبتلا پاتے سرگرمیاں کراچی میں مرتکز ہو کر رہ گئیں۔ علماء کے وفد نے یکے بعد دیگرے خواجہ ناظم الدین سے ملاقاتیں اور ان سے اس سلسلہ میں بات چیت کرتے رہے۔ علماء سے ان کی ملاقاتیں اور ان میں جو کچھ … اس کا تذکرہ اوپر پیشتر کیا جا چکا ہے۔ خواجہ ناظم الدین شخصی طور پر ایک مذہبی آدمی اور پختہ علوم و عقائد کے مالک ہونے کی وجہ سے انتہائی مشکلات کا شکار ہو کر رہ گئے۔ وہ علماء کے مذہب کے دلائل کا جو ان کے اپنے عقیدہ کے مطابق تھے۔ جواب نہیں کر سکتے تھے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ قائد اعظم کی وفات … قرارداد مقاصد کی منظوری اور بنیادی اصول کی کمیٹی کی سفارشات کے بعد علماء کتنی طاقت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر وہ مطالبات مسترد کر دیتے۔ تو جیسا کہ خود انہوں نے کہا ہے علماء سے ان کا تصادم ہو جاتا جس سے وہ ہر قیمت پر احتراز کرنا چاہتے تھے۔ وہ مطالبات کو تسلیم نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس سے یقیناً پاکستان کی بدنامی ہوتی۔ اور پاکستان کے اس دعوے کی دنیا بھر میں تضحیک ہوتی۔ کہ یہ ملک ایک ترقی پذیر جمہوریہ ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مصالحت یا عارضی حل پیدا … اس معاملہ کو محض تعویق میں ڈالنے کے متعلق تمام کوششیں ناکام رہیں۔ اگرچہ مسئلہ بظاہر بڑا صاف تھا۔ مگر اس کی پیچیدگیاں اتنی خطرناک اور اہم نوعیت کی تھیں کہ اس کا کوئی بھی واضح فیصلہ (خواہ وہ کسی کے حق میں ہوتا) انہیں مزید دشواریوں میں الجھا دیتا۔

خواجہ ناظم الدین کو اس ناگوار پوزیشن میں کس نے مبتلا کیا؟ اس کا جواب لازماً یہ ہونا چاہیے کہ یہ مسلم لیگ کی قرارداد اور اس کی تشریح و توضیح تھی۔ جب لیگ نے مطالبات کے وجود کو ہی تو … طور پر تسلیم کر لیا تو ایجی ٹیشن کا رخ کراچی کی طرف … ہونا ناگزیر تھا۔ صوبائی مسلم لیگ کے ارکان بڑی آسانی سے غیر جانبدار نہ رہ سکتے تھے اور اگر وہ چاہتے تو اس کی قطعی حمایت کر سکتے تھے کیونکہ ان کے لئے خود لیگ کی قرارداد میں جواز مہیا کر دیئے گئے تھے۔

لیگیوں کی طرف سے پوسٹر

اس صورت حال کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم لیگ کے ارکان کھلم کھلا مطالبات کی حمایت کا اعلان کرنے لگے۔ مطالبات کے حق میں پوسٹروں اور چھوٹے اشتہاروں کا سیلاب سا آ گیا۔ اس میں لیگ کے اہم عہدیداروں اور لیگی ارکان اسمبلی کے نام جلی حروف میں آنے لگے۔ تنہا جولائی کے مہینے میں ایسے پانچ پوسٹر شائع ہوئے۔ ان میں سے ایک کا عنوان یہ تھا۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر مسلمان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیگا۔ یہ پوسٹر مجلس احرار اسلام لائلپور کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اور اس کے نیچے چوہدری عزیز الدین ایم۔ ایل۔ اے صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ لائلپور رکن مجلس عاملہ صوبہ مسلم لیگ پنجاب۔ شیخ بشیر احمد صدر شہری مسلم لیگ … ارکان اسمبلی کے دستخط تھے۔ اسی طرح ایک اور پوسٹر ادارہ تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شائع ہوا۔ اس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ تحریک میں حصہ لینے والوں کو رہا کیا جائے۔ اور شہداء ملتان کی موت کے اسباب کی تحقیقات کی جائے۔ اس کے نیچے ذیل کے افراد نے دستخط کئے۔ ڈسٹرکٹ علی محمد صدر مسلم لیگ سمندری۔ چوہدری علی شیر جنرل سیکرٹری مسلم لیگ لائلپور۔ حکیم حنیف علی رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ لائلپور۔ چوہدری فضل بخش رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ سمندری۔ چوہدری محمد علی مجاہد سمندری۔ چوہدری محمد یعقوب سمندری۔ چوہدری عنایت اللہ سمندری۔ تیسرا پوسٹر ذیل کے افراد کی طرف سے تھا۔ محمد عاشق خان جنرل سیکرٹری شہری مسلم لیگ قصور۔ سید حسن علی شاہ ہمدانی کونسلر شہری مسلم لیگ قصور اور میاں خادم حسین رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ قصور۔ چوتھا پوسٹر جھنگ سے شائع ہوا جس پر ذیل کے افراد کے دستخط تھے۔ حکیم محمد ملوک … سیکرٹری پرائمری مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں … محمد رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ گھیانہ۔ حافظ ظفر احمد رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ گھیانہ۔ حکیم عباس علی خان رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ گھیانہ۔ سید غلام عباس علی شاہ صدر پرائمری مسلم لیگ موضع جھوکاں۔ حاجی اللہ دیا کونسلر مسلم لیگ گھیانہ۔ ماسٹر … کونسلر مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں غلام قادر رکن مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں نذیر حسین کونسلر مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں احمد دین خازن مسلم لیگ گھیانہ۔ چوہدری دوست محمد رکن مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں میراں بخش جائنٹ سیکرٹری مسلم لیگ گھیانہ۔ میاں خادم حسین سالار ضلع مسلم لیگ جھنگ۔ میاں رحمت اللہ کونسلر پرائمری مسلم لیگ گھیانہ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کی جانب سے متفقہ مطالبات کے عنوان سے ایک پوسٹر شائع ہوا جس پر عطا محمد، خیر دین چشتی۔ محبوب الٰہی، محمد شریف، محمد اسلم، عبدالرحیم امین گیلانی۔ ناصر قریشی اور چوہدری مشتاق احمد کے جو شہری مسلم لیگ شیخوپورہ کے کونسلر اور مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔ دستخط تھے۔ انہوں نے مطالبات کی تائید کی تھی۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے انہیں واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔ اسی تنظیم کی طرف سے اسی موضوع پر ایک پوسٹر بھی شائع کیا گیا۔ جس پر چوہدری عبدالغنی ایم۔ ایل۔ اے۔ کونسلر پاکستان مسلم لیگ، حاجی محمد علی ایم۔ ایل۔ اے چوہدری لال خان صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شیخوپورہ اور چوہدری محمد ابراہیم صدر سٹی مسلم لیگ شیخوپورہ کے دستخط تھے۔

لیگی کارکنوں کی فرد عمل

مسلم لیگی کارکنوں نے رضاکار بھرتی کرنے اور فنڈ جمع کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ان میں سے بعض اضلاع میں … کمیٹیوں کے رکن یا ڈکٹیٹر بنے اور فسادات شروع ہونے پر پوری طرح تحریک میں کود پڑے۔ مسلم لیگ کے تقریباً ۳۸ کارکنوں نے تحریک میں حصہ لیا۔ ان کی تفصیل مسٹر محمد حسین سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تیار کی ہوئی ایک فہرست میں درج ہے۔ جو اضلاع سے موصول ہونے والی سرکاری اطلاعات کے اعداد و شمار سے مرتب کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میانوالی کے سوا ہر ضلع متاثر ہوا تھا۔ ذیل کے جدول سے معلوم ہو جائے گا کہ ہر ضلع کے کتنے کارکن متاثر ہوئے۔

لاہور ۲۶ سیالکوٹ ۲۸ شیخوپورہ ۲۱ گجرات ۳۷
سرگودھا ۸ جہلم ۹ راولپنڈی ۲۱ کیمبل پور ۵
منٹگمری ۱۸ جھنگ ۱۰ ڈیرہ غازیخان ۳ مظفر گڑھ ۱۶
ملتان ۱۲ گوجرانوالہ ۳۴ لائلپور ۶۱۔

فدیہ رمضان

رمضان شریف کا مبارک مہینہ آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو روزے رکھنے کی توفیق بخشے اور ان کے فوائد سے بہرہ ور فرمائے۔ لیکن اگر کوئی بھائی یا بہن شریعت کی اجازت کے مطابق روزے رکھنے سے معذور ہوں اور وہ اپنی طرف سے کسی اور شخص کو روزہ رکھانا چاہیں تو وہ حسب دستور سابق اپنی طرف سے فدیہ کی رقم ہمیں بھیج دیں ہم انکی طرف سے روزے رکھا دینگے۔ انشاء اللہ۔ اگر فدیہ بذریعہ منی آرڈر براہ راست بھیجا جائے تو جلدی مل جاتا ہے۔

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

ان میں … انہوں نے نہ صرف جلوسوں میں حصہ لیا بلکہ ایسے ہجوموں کی قیادت کی جو تشدد پر مائل تھے دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی خلاف ورزی کی اور تحریک کی مالی امداد کے لئے فنڈ فراہم کئے۔ اس فہرست میں جن لوگوں کے نام آتے ہیں۔ ان میں مسلم لیگ کی مختلف تنظیموں کے صدر، سیکرٹری، نائب صدور، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی۔ اور دوسرے عہدے دار بھی شامل ہیں۔ ان میں سے چار صوبہ مسلم لیگ کے کونسلر، پانچ مسلم نیشنل گارڈ کے ارکان۔ دو ایڈووکیٹ اور ایک اردو روزنامے کا ایڈیٹر بھی شامل تھا۔ ان میں سے ۴۵ کو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳، ۳(۳) چھ کو اس قانون کی دفعہ ۲۱، گیارہ کو دفعہ ۸۸ ضابطہ فوجداری چھ کو مارشل لاء ریگولیشنز اور ایک کو تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۲۴۔الف اور ۱۵۳۔الف کے تحت گرفتار کیا گیا۔ ان میں سے دو معذور ہو گئے۔ اور ایک کو تنبیہ کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ایک ممبر … تھا۔ جسے اس عہدے سے برخواست کیا گیا۔ اور ایک کے ڈیو … لائسنس معطل کر دیا گیا۔

لیگ کی طرف سے حوصلہ افزائی

صوبائی لیگ نے ان تمام سرگرمیوں پر کسی اضطراب و تشویش کا اظہار نہیں کیا۔ اور ہمارے سامنے جو ضخیم ریکارڈ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں کہیں بھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ صوبائی لیگ نے ان سرگرمیوں کی کہیں بھی مذمت کی ہو۔ فی الحقیقت بعض حلقوں نے تو یہ بھی کہا ہے۔ کہ تحریک کو صوبائی مسلم لیگ کی حمایت و تعاون حاصل تھا۔

مطالبات اگرچہ احمدیوں کے متعلق تھے۔ لیکن وہ حکومت کے خلاف تھے۔ ان دنوں جیسا کہ اب بھی ہے مسلم لیگ برسر اقتدار تھی ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ جو لوگ مسلم لیگ کے ڈسپلن کے پابند ہوں۔ وہ ایسی تحریک یا راست اقدام کی مہم میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟ جزیرہ بری جماعت سے غیر وفاداری کے اس واضح اقدام کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس سلسلہ میں گوجرانوالہ اور سرگودھا کے واقعات مخصوص نسبت کے حامل ہیں۔ ہم نے ان مقامات کے بعض مسلم لیگیوں سے وضاحت بھی طلب کی ہے۔ اس ضمن میں ہماری مساعی کا ماحاصل حسب ذیل ہے:

ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنے بیان میں لکھا ہے۔ دو شہری مسلم لیگ میں دو گروہ برسر اقتدار رہے

مجھے زبردستی مسجد کے اندر لے جایا گیا اور دھمکی دیکر دستاویز پر دستخط کرائے گئے

(منظور حسن سیکرٹری سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ)

اُس نے قانون شکنی کی حمایت اور قانون کے اقدام کی مذمت کرتے ہوئے ان گرفتار شدہ فسادیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جنہوں نے عوامی اجتماعوں پر پابندی کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک قرارداد بھی منظور ہوئی۔ اور پوسٹر شائع کیا گیا۔ مقامی مسلم لیگ کے عہدیدار صورت حال کے تقاضوں سے عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ اور لیگ ہی میں اپنے مخالف گروہ شیخ برکت علی شیخ محمد عاشق وغیرہ کے ہاتھ سے زمام قیادت چھیننے کی اُمید پر تحریک چلانے والوں سے مل گئے۔“

مسٹر منظور حسن لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن ہیں۔ وہ مسلم لیگ ہی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ وہ سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ وہ ایڈووکیٹ ہیں۔ اور اس حیثیت سے ان ملزموں کی پیروی کرتے رہے جن پر مساجد میں غیر مذہبی نوعیت کے اجتماعات پر پابندی کے احکام کی خلاف ورزی کے مقدمات چل رہے تھے جیسے کہ پہلے کہا جا چکا ہے ۲۰ جون ۱۹۵۲ء کو احرار کے بعض سرکردہ رہنماؤں نے نماز جمعہ کے بعد گوجرانوالہ کی مسجد بشیرانوالہ باغ میں جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ اس جلسہ کا اعلان ایک روز پہلے اسی انداز سے ہو چکا تھا۔ جس طرح عموماً عوامی جلسوں کا اعلان ہوتا ہے۔ اس کا انعقاد بھی نماز جمعہ کے بعد ہوا۔ شہری مسلم لیگ گوجرانوالہ کے ایک اجلاس میں مسٹر منظور حسن نے ایک قرارداد میں ان افراد کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا جنہیں ۲۰ جون کو نماز جمعہ کے بعد ہونے والے اجتماع کا اہتمام یا اس سے خطاب کرنے یا دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی تنسیخ کا مطالبہ کرنے کے الزامات میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں اس عدالت میں گواہ کی حیثیت سے طلب کیا گیا تھا۔ ان کے بیان کا متعلقہ حصہ حسب ذیل ہے:۔

س:۔ آپ نے تحریری بیان میں کہا ہے۔ کہ ایک ایسی پارٹی آپ کی مخالف تھی۔ جو ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی منظور نظر تھی۔ ازراہ کرم اس پارٹی کے ارکان کے نام بتائیے؟ ج: سرگواہ نے بعض افراد کے نام گنانے کے بعد کہا، ان میں سے سیٹھ غلام قادر سیٹھ محمد عبداللہ، شیخ برکت علی اور شیخ عاشق حسین مسلم لیگ کے رکن ہیں۔

حکومت کی مذمت

س:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ قرارداد منظور کر کے آپ حکومت کی مذمت کر رہے تھے؟

ج:۔ میں نے یہ بات محسوس نہیں کی۔ کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتاریوں کی مذمت کر کے میں خود حکومت کی مذمت کر رہا تھا۔

س:۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی خلاف ورزی کرنے پر کون گرفتار ہوئے؟ ج: صاحبزادہ فیض الحسن اُن کا بیٹا جس کا نام مجھے معلوم نہیں۔ مولوی عبدالواحد اور بعض دوسرے افراد۔ ان گرفتار ہونے والوں میں سے اکثر احراری تھے۔ س:۔ جب ان کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو کیا آپ نے ان کی وکالت کی؟

ج: میں پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہوں۔ اور جب صاحبزادہ فیض الحسن کے بیٹے اور مولوی عبدالواحد کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو میں نے اُن کی وکالت کی۔

س:۔ کیا ان پر کوئی الزام تھا۔ کہ ان میں سے کسی نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تقریر کی ہے؟

ج:۔ عدالت میں پولیس کی پہلی اطلاع کی رپورٹ پیش کی گئی تھی۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان پر یہ الزام تھا یا نہیں۔ میں نے یہ ضرور سنا تھا۔ کہ صاحبزادہ فیض الحسن نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت ایک حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تقریر کی ہے۔ مجھے یہ بات تسلیم نہیں کہ انسان مسجد میں جو تقریر چاہے کر سکتا ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے مسجد میں تقریر کی تھی۔

س:۔ اگر آپ یہ اصول درست نہیں سمجھتے۔ کہ انسان کو مسجد میں ہر قسم کی تقریر کا حق حاصل ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ صاحبزادہ فیض الحسن نے کسی قسم کی تقریر کی۔ تو آپ اس قرارداد کے حامی کیوں بنے جس میں ایسی ہی تقریر پر صاحبزادہ فیض الحسن کی گرفتاری کی مذمت کی گئی تھی؟

ج:۔ مساجد میں ہونے والی کسی کارروائی پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت احکام صادر ہونے کے ہم خلاف تھے۔ س:۔ کیا آپ نے قرارداد پیش کرنے سے پہلے صوبہ صدر مسلم لیگ سے مشورہ کیا تھا؟ ج:۔ جی نہیں۔ اگلے روز صبح مجھے میری مرضی کے خلاف گوجرانوالہ سے لے جا کر پنڈی بھٹیاں میں ڈال دیا گیا۔ س:۔ آپ گوجرانوالہ کب واپس آئے؟ ج:۔ اس سے اگلے روز۔

س:۔ کیا آپ نے پھر کسی جلوس کی قیادت کی؟

ج:۔ میں نے اپنی مرضی سے کسی جلوس کی قیادت نہیں کی۔ ۷ مارچ کو جب میں پنڈی بھٹیاں سے لوٹا۔ تو گھنٹہ گھر کے قریب مجھے تیس چالیس لڑکوں کا ایک بہت بڑا جلوس دکھائی دیا۔ ایجیٹیشن کرنے والوں نے مجھے رکشا پر بٹھا لیا جلوس کو سٹی پولیس اسٹیشن کے قریب ایک مسجد کے باہر روکا گیا۔

س:۔ کیا آپ پھر مسجد کے اندر گئے؟

ج:۔ مجھے زبردستی مسجد کے اندر لے جایا گیا اور دھمکی دے کر اس دستاویز پر دستخط کرائے گئے۔ جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔

س:۔ آپ نے جس دستاویز پر دستخط کئے کیا وہ مجلس عمل کا حلف نامہ تھا؟

ج:۔ فارم مجلس عمل کا تیار کیا ہوا تھا۔

س:۔ کیا فسادات کے آغاز سے قبل مسلم لیگ نے کبھی کوئی ایسا جلسۂ عام کیا۔ جس سے احرار نے خطاب کیا ہو؟ ج:۔ ۱۹۵۱ء کے آغاز میں گوجرانوالہ میں ایک دفاع کانفرنس ہوئی۔ جو چھ مختلف جماعتوں نے منعقد کرائی تھی۔ ان میں مجلس احرار، اسلام لیگ، جناح عوامی لیگ اور جماعت اسلامی بھی شامل تھیں۔ س:۔ کیا ۲۰ جون ۱۹۵۲ء کو ”یوم مطالبات“ پر کوئی جلسہ عام ہوا؟ ج:۔ اس تاریخ کے لئے ایک جلسہ کا اعلان ہوا تھا۔ لیکن دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے ایک حکم کے باعث اسے منسوخ کر دیا گیا۔ س:۔ اطلاع یہ ہے۔ کہ مسجد بشیرانوالہ باغ کے اندر یہ جلسہ ہوا جس میں صاحبزادہ فیض الحسن، شیخ حسام الدین اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے تقریریں کیں اور یہ سبھی گرفتار ہو گئے؟ ج:۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے مسجد بشیرانوالہ باغ کے اندر جمعۃ الوداع کے موقعہ پر ایک جلسہ ہوا۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت ایک حکم کی رو سے عوامی جلسوں پر پابندی لگ چکی تھی۔ اس جلسہ میں جن لوگوں نے تقریریں کیں۔ ان میں صاحبزادہ فیض الحسن، شیخ حسام الدین اور ماسٹر تاج الدین انصاری شامل تھے۔ س:۔ کیا آپ کو یقین ہے۔ کہ جس مقدمہ میں آپ کو وکیل کیا گیا۔ وہ اسی موقعہ پر ہونے والی تقریروں کے سلسلے میں تھا؟ ج:۔ ہاں یہ مقدمہ انہیں تقریروں کے سلسلے میں تھا۔ س:۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ مولانا اختر علی خان نے اس تحریک کے سلسلے میں گوجرانوالہ کے کسی جلسہ عام میں تقریر کی؟ ج:۔ جی ہاں۔ س:۔ جانے کی دعوت کس نے دی تھی؟ ج:۔ یہ دعوت میں نے شہری مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے نہیں بلکہ مولانا سے ذاتی مراسم کے پیش نظر دی تھی۔ س:۔ کیا کسی مسلم لیگی کارکن نے پبلک پلیٹ فارم پر اس تحریک کی مذمت کی؟ ج:۔ تحریک کی حمایت میں پرجوش جذبات کے باعث ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ (باقی دیکھیں ...)

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۹ اپریل مسمی عمرالدین ولد نواب دین ساکن چک ۳۶۳ E.B ضلع منٹگمری کا نکاح مسماۃ بشریٰ بیگم بنت علی احمد صاحب احمدی ساکن اوکاڑہ سے بعوض مبلغ ۶۰۰/- روپیہ چھ صد روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔

(محمد عیسیٰ آف کریم پورہ ضلع جالندھر)

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد صادق صاحب ولد میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن پنڈ دادن خان ڈاکخانہ کالی صوبہ خان ضلع گوجرانوالہ سابق درویش قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پنجاب مسلم لیگ کے ایک سرکردہ رکن مجلس عمل سرگودھا کے صدر تھے انہوں نے مطالبات کے حق میں حکومت کے خلاف بڑی سخت تقریریں کیں

لیگی راہنماؤں کی "مجبوری"

سوال۔ کیا مسلم لیگ کے کسی عہدہ دار یا سرکردہ رکن نے تحریک میں اپنی مرضی سے حصہ لیا؟ جواب۔ نہیں ایسا نہیں ہوا۔ البتہ بعض کو حصہ لینے پر مجبور کر دیا گیا تھا

سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ کے صدر مسٹر آفتاب احمد نے ذیل کی شہادت دی

سوال کیا مسلم لیگ نے من حیث الجماعت یا اس کے کسی راہنما نے تحریک کی کھلم کھلا مذمت کی؟ جواب۔ نہیں۔ ہمیں مسلم لیگ سے ایسی کوئی ہدایات نہیں ملی تھیں۔ وزیر اعلےٰ جب ۱۷ فروری کو گوجرانوالہ گئے۔ تو ہم نے ان سے ہدایات طلب کی تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا تھا۔ کہ انہیں مرکز سے کوئی ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ مرکز سے تحریک کو کچل دینے کی ہدایات آ جائیں۔ تو حکومت پنجاب کو ان کی تعمیل میں تامل نہیں ہوگا ..... انہوں نے جو اصل الفاظ استعمال کئے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ "جناب میں تحریک کو دو منٹ میں ختم کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے خواجہ صاحب کرنے نہیں دیتے" بہرحال چونکہ مرکز یا صوبہ سے کوئی ہدایات نہیں ملیں۔ اس لئے ہم کھلم کھلا تحریک کی مذمت نہیں کر سکتے تھے۔ سوال۔ ان آدمیوں یعنے سٹی مسلم لیگ میں مسٹر آفتاب احمد اور مسٹر منظور حسین کی پارٹی کی مخالفت کرنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے ضلعی حکام کا مدعا کیا تھا۔ جواب۔ ہم لوگوں کا دستور ہمیشہ سے یہی ہے کہ وہ افسروں کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں۔ ضلعی حکام بھی اس پارٹی کی مدد کر کے ہر دلعزیز ہونا چاہتے تھے۔ جو ان کے خیال میں تحریک چلا رہی تھی۔ ضلعی حکام مقامی مسلم لیگ کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ اور ان کی پالیسی یہ تھی کہ ایک حریف پارٹی قائم کریں۔ سوال۔ ضلعی حکام مقامی مسلم لیگ کے خلاف کیوں تھے۔ جواب۔ اس لئے کہ مسلم لیگ مقامی نظم ونسق پر تنقید کیا کرتی تھی۔

قاضی مرید احمد مجلس عمل کے رکن اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ وہ کل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے بھی رکن ہیں۔ ان کے مقام ومنصب کی وضاحت ان جوابوں سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ہمارے استفسار کے دئیے۔ سوال۔ آپ نے کس ٹکٹ پر انتخاب لڑا؟ جواب۔ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر۔ سوال۔ کیا اس سے پہلے آپ کبھی صوبائی اسمبلی کے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے۔ جواب۔ جی نہیں۔ سوال اگر آپ کو مسلم لیگ کا ٹکٹ نہ ملتا۔ تو کیا آپ کے منتخب ہونے کا کوئی امکان تھا؟ جواب۔ لیگ ٹکٹ نہ بھی دیتی۔ اور مجھے آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہونا پڑتا۔ تو میرا خیال ہے کہ میں پھر بھی کامیاب ہو جاتا۔ سوال۔ آپ کی زمین کتنی ہے جواب۔ بیس کنال۔ سوال۔ آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے۔ جواب۔ گرفتاری کی تاریخ تک میں غلہ کا آڑھتی تھا۔ سوال۔ آپ کو اس کا لائسنس کس نے دیا؟ جواب۔ ضلعی حکام نے۔ سوال۔ آپ کتنا انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ جواب۔ کچھ بھی نہیں

ارشادات

یہ گواہ مجلس عمل سرگودہا کے صدر تھے اور تحریک میں سرگرمی سے اس زمانے میں بھی حصہ لیتے رہے۔ جب قرارداد راست اقدام کے تحت پروگرام زیر عمل آ رہا تھا۔ گواہ نے مجلس عمل کے لئے چندے جمع کئے۔ اور مطالبات کی حمایت میں حکومت کے خلاف بڑی سخت تقریریں کیں۔ ان جلسوں میں وہ جس قسم کی باتیں کہتے رہے انہیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"سپاہی، تھانیدار اور ڈپٹی کمشنر کو اپنا حاکم مت تصور کرو۔ ان سے ڈرو مت۔ ان کی کوئی پروا نہ کرو"

"محمد علی (یعنے موجودہ وزیر اعظم) مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے دہلی گئے چلو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ اپنی بیگم ام المومنین کو ساتھ کیوں لے گئے؟ جبکہ ان کی بیگم ام المومنین ہی تو ہوئیں کیونکہ وہ خود بھی تو امیر المومنین ہیں نا؟ خوب ام المومنین دہلی تشریف لے گئیں۔ وہاں زیر بحث مسئلہ ۵۰ لاکھ افراد کی مرگ وزیست کا تھا۔ لیکن ان کے چھوٹے لڑکے کی انگوٹھے پر ذرا سی خراش کا آنا تھا کہ وہ بھاگ کر کراچی چلی آئیں۔

۵۰ لاکھ مسلمان کشمیر میں موت سے دو چار ہیں۔ اور یہ شخص (یعنے موجودہ وزیر اعظم) اپنے آپ کو پنڈت نہرو کا چھوٹا بھائی کہہ رہے ہیں میں کہتا ہوں "سگ باش برادر خورد مباش"

اس تقریر میں افسروں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ بے وطن اور بد اخلاق ہیں۔ وہ قماربازی اور شراب نوشی کرتے ہیں

انہوں نے کہا ایک مرتبہ میں نے وزیر اعلےٰ مسٹر نون سے کہا کہ ایک ضلع کا ڈپٹی کمشنر راتوں کو جوا کھیلتا ہے۔ اور دن کو کچہری میں ادھ کھلا رہتا ہے۔ بارہ لاکھ عوام کا یہ نمائندہ قمارباز اور زانی ہے۔ اور اس کا کردار بڑا عیاشانہ ہے۔ مگر وہ صاحب بہادر ہے۔ اس شکایت کے بارے میں کچھ بھی نہ کیا گیا۔

عدالت میں انہوں نے جو شہادت دی ہم اس کی طرف لوٹتے ہیں۔

سوال۔ صوبہ مسلم لیگ کونسل میں جو قرارداد پیش ہوئی۔ آپ نے اسے کب مرتب کیا تھا؟ جواب۔ یہ قرارداد کونسل کے اجلاس سے دس پندرہ روز پہلے مرتب کی گئی ہوگی۔ سوال۔ کیا آپ نے اسے مرتب کرتے وقت کسی سے مشورہ کیا تھا؟ جواب۔ نہیں۔ یہ میرا انفرادی فعل تھا۔ سوال۔ کیا آپ کو اس بات کا علم تھا کہ یہ قرارداد خطرناک امکانات لئے ہوئے تھی۔ جواب۔ نہیں جو قرارداد میں پیش کر رہا تھا۔ اس میں مجھے کوئی خطرہ نظر نہ آتا تھا۔ سوال۔ کیا آپ ڈائرکٹ ایکشن کے حامی تھے۔ جواب۔ مجھے ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق تو کچھ معلوم نہیں۔ لیکن جو کچھ کیا جانا تھا وہ "راست اقدام" تھا۔ سوال۔ "راست اقدام" کے الفاظ آپ نے سب سے پہلے کب سنے؟ جواب۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ سوال۔ آپ "راست اقدام" کے الفاظ سے کس سلسلے میں آگاہ ہوئے جواب۔ میں نے اخبارات میں پڑھا کہ مرکزی مجلس عمل نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ مطالبات نہ مانے گئے تو وہ راست اقدام کرے گی۔ سوال آپ نے "راست اقدام" کا مطلب کیا سمجھا؟ جواب میں نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ مسلمان جلسے کریں گے حکومت تک یہ مطالبات پہنچانے کے لئے قراردادیں منظور کریں گے۔ اور اس سلسلے میں اعلیٰ حکام سے ملنے کے لئے وفد بھیجیں گے۔ البتہ غیر آئینی ذرائع اختیار نہیں کریں گے۔ سوال۔ کیا راست اقدام کی قرارداد سے پہلے حکومت اور سرکاری افسروں سے وفد نہیں ملتے رہے تھے اور صوبہ بھر میں تقریباً ہر جگہ ان مطالبات کی حمایت میں تقریریں نہیں ہوتی رہی تھیں؟ جواب۔ جی ہاں یہ سب کچھ پہلے بھی ہوتا رہا تھا۔ لیکن راست اقدام کی قرارداد کے بعد یہی باتیں زیادہ پرزور طریق پر ہونے لگی تھیں۔ سوال۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا ایم ایل اے ہونے کا منصب مسلم لیگ کا رہین منت ہے؟ جواب۔ جی ہاں مجھے یہ معلوم ہے۔ سوال کیا آپ کو اس کا احساس تھا کہ حکومت اس وقت مسلم لیگ کی ہے۔ جواب جی ہاں۔ مجھے پوری طرح اس کا احساس تھا۔ سوال "راست اقدام" کا مطلب اگر سول نافرمانی کرنا یا مروجہ قانون کی خلاف ورزی کرنا یا اسے توڑنا ہوتا تو آپ اس تحریک میں ہرگز شامل نہ ہوتے۔ جواب جی نہیں۔ اگر میں راست اقدام سے وہ باتیں مراد لیتا جو عدالت پیش کر رہی ہے۔ تو میں اس تحریک میں شامل ہونے سے احتراز کرتا۔ سوال کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ مسلم لیگ کے رکن کی طرف سے ایسا اقدام جس کا مقصد حکومت کو ہراساں کرنا یا اسے گدی سے اتارنا ہو۔ لیگ سے غداری ہے۔ جواب۔ اگر معاملہ مذہبی ہو تو مجھے نہ مسلم لیگ کی پروا ہوگی نہ مسلم لیگی حکومت کی۔

ان تینوں بیانات سے جو نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ میں دو مخالف گروپ تھے۔ مسٹر آفتاب احمد اور مسٹر منظور حسین کی پارٹی اور شیخ برکت علی و شیخ محمد عاشق کی پارٹی۔ اول الذکر پارٹی کو اقتدار حاصل تھا۔ اور وہ ضلع کی انتظامیہ پر کنٹرول رکھنے کی متمنی تھی۔ دوسری پارٹی جسے مسلم لیگ میں اقتدار حاصل نہیں تھا۔ لیکن حکام ضلع کے حق میں تھی پہلی پارٹی کو نیچا دکھانا چاہتی تھی۔ چنانچہ اول الذکر پارٹی نے اپنا اقتدار بحال رکھنے کی غرض سے عوام کا تعاون حاصل کرنا چاہا۔ پارٹی کو مقبولیت حاصل کرنے کے لئے ختم نبوت اور اس کے نتیجہ کے طور پر احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن سے بہتر کوئی موقعہ میسر آ سکتا تھا چنانچہ اس پارٹی نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت مسجدوں میں اجتماع پر عائد کردہ پابندیوں کی مذمت کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھا۔ اس نے ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ہیرو کہا۔ اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا کیونکہ یہ پابندیاں اس کے نزدیک مذہب میں مداخلت کے مترادف تھیں۔ (باقی)